سوال

سجدہ تعظیمی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سجدہ تعظیمی غیر اللہ کو یعنی انبیاء اور اولیاء کو کرنا شرک اکبر ہے یا حرام کبیرہ گناہ؟ اور آدم علیہ السلام کو جو ملائکہ سے سجدہ کرایا گیا وہ سجدہ تعظیمی تھا یا ت عبدی؟ اور خدا نے ملائکہ سے سجدہ کیوں کرایا جب کہ اس نے شرک کو کسی شریعت میں جائز نہیں کیا؟

دوسرے حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو سجدہ تعظیمی کیا تھا۔ قال اللہ تعالی :

(وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا) --سورۃ یوسف100

اس سے ظاہر ہے کہ شریعت یوسفی تک سجدہ تعظیمی جائز تھا اگر شرک ہوتا تو کسی شریعت میں جائز نہ ہوتا کیونکہ شرک تمام شرائع انبیاء میں حرام تھا۔ جو لوگ سجدہ تعظیمی کو شرک اکبر کہتے ہیں۔ وہ اسلام میں غلو کرتے ہیں یا نہیں؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بے شک شرک کفر کسی شریعت میں جائز نہیں مگر اس کی صورتیں بدلتی رہتی ہیں۔ مثلاً آدم علیہ السلام کے وقت بہن بھائی میں نکاح جائز تھا۔ اب کوئی شخص جائز کہے تو وہ کافر ہے اور بحکم آیہ کریمہ :

أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ --سورۃ الجاثیۃ23

مشرک ہے۔ ٹھیک اسی طرح سجدہ تعظیمی کہو یا تعبدی کہو جب خدا کے حکم سے ہو تو وہ غیر کی عبادت نہیں جب خدا کے حکم کے خلاف ہو تو وہ غیر کی عبادت ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں ہے ان الحکم الا للہ۔ نیز قرآن شریف میں ہے

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ --سورۃ الشوریٰ21

یعنی حکم صرف خدا ہی کے لیے ہے کیا ان کے لیے شریک ہیں جنھوں نے ان کے لیے دین مقرر کیا ہے جس کی خدا نے اجازت نہیں دی۔

قرآن مجید میں ہے :۔

لَاتَسۡجُدُوۡالِلشَّمۡسِ وَلَالِلۡقَمَرِ وَاسۡجُدُوۡالِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَهُنَّ اِنۡ كُنۡتُمۡ اِیَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ --سورۃ فصلت37

''تم سورج کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لیے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے، اگر تمہیں اس کی عبادت کرنی ہے تو''

اس آیت میں مطلق سجدہ سے نہی فرمائی ہے اور ساتھ ہی یہ فرمایا ہے کہ اس ذات کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ یہ حکم سورج چاند پر بند نہیں بلکہ سجدہ خالق کا حق ہے مخلوق کا نہیں خواہ سورج چاند ہو یا کوئی اور مخلوق ہو۔ اور ان کنتم ایاہ تعبدون سے مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی سجدہ غیر کو ہو گیا تو پھر خاص خدا کے عابد نہیں رہو گے۔ بلکہ مشرک ہو جاؤ گے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے قرآن مجید میں ہے :

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ --سورۃ آل عمران31

''کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو''

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میرے مقابلہ میں کسی اور کی اتباع کرو گے خواہ وہ کسی طرح سے ہو تو پھر خدائی محبت کا دعوی جھوٹا ہے۔ ٹھیک اسی طرح آیت بالا کا مطلب سمجھ لینا چاہیے۔ کہ جب غیر کو سجدہ ہوا (خواہ اس کا نام سجدہ تعظیمی رکھو یا کچھ اور) تم خاص خدا کے عابد نہیں رہ سکتے۔ بلکہ مشرک ہو جاؤ گے۔ گویا ہماری شریعت میں سجدہ مطلقاً حرام کر دیا گیا ہے خواہ اس کا نام کوئی کچھ رکھے۔ اور اس کی تائید احادیث سے بھی ہوتی ہے۔

فتاوی ابن تیمیہ میں ہے :

اما تقبیل الارض ورضع الراس ونحو ذلک مما فیہ السجود مما یفعل قدام بعض الشیوخ وبعض الملوک فلا یجوز بل لا یجوز الانحناء کالرکوع کما قالوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرجل منا یلقی اخاہ اینحنی لہ قال قال لا۔ ولما رجع معاذ من الشام سجد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ماہذا یا معاذ قال یا رسول اللہ رأیتہم فی الشام یسجدون لاساقفتہم ویذکرون ذلک عن انبیاءہم فقال کذبوا علیہم لو کنت امرا احداً ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجہا من اجل حقہ علیہا یا معاذ ان لاینبغی السجود الا اللہ۔ واما فعل ذلک تدینا وتقرباً فہذا من اعظم المنکرات ومن اعتقد مثل ہذا قربۃ ودینا فہو ضال مفتر بل یبین لہ ان ہذا لیس بدین ولا قربۃ فان امر علی ذلک استیب والا قتل۔ (فتاوی ابن تیمیہؒ جلد اول ص 116)

''یعنی زمین کو بوسہ دینا اور سر زمین پر رکھنا اور مثل اس کے جس میں سجدہ ہے۔ جو بعض مشائخ اور بعض بادشاہوں کے سامنے کیا جاتا ہے یہ جائز نہیں بلکہ جھکنا مثل رکوع کے بھی جائز نہیں۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ ہم سے کوئی اپنے بھائی سے ملتا ہے تو کیا اس کے لیے جھکے؟ تو فرمایا نہ۔ اور جب معاذ سفر شام سے واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کیا۔ فرمایا۔ اے معاذ! یہ کیا؟ کہا میں نے اہل کتاب کو دیکھا کہ وہ اپنے علماء کو سجدہ کرتے ہیں۔ فرمایا یہ جھوٹ ہے اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ خاوند کو سجدہ کرے بوجہ حق اس کے کہ اس پر۔ اے معاذ! سوائے خدا کے کسی کے لیے سجدہ لائق نہیں اور دین اور ثواب سمجھ کر سجدہ کرنا بڑے کبائر سے ہے جو اس کا اعتقاد رکھے وہ گمراہ مفتری ہے۔ اس کے لیے بیان کیا جائے کہ یہ دین اور ثواب نہیں اگر اصرار کرے تو اس سے توبہ طلب کی جائے۔ اگر توبہ نہ کرے تو قتل کیا جائے۔''

قریب قریب اسی قسم کی روایتیں مشکوۃ باب عشرۃ النساء وغیرہ میں موجود ہیں۔ کہ سجدہ وغیرہ کو جائز نہیں اگر جائز ہوتا تو عورت کو خاوند کے لیے سجدہ کا حکم ہوتا۔ اور مشکوۃ کے اسی باب میں آپ ﷺ کی قبر کو سجدہ کی ممانعت مذکور ہے اور جب آپ ﷺ کو یا آپ ﷺ کی قبر کو سجدہ کی اجازت نہیں تو غیر کے لیے کس طرح اجازت ہو گی۔ بلکہ مشکوۃ باب القیام میں قیام تعظیمی سے بھی آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے تو سجدہ کس طرح جائز ہو گا؟

خلاصہ یہ کہ نماز کی مشابہت کسی غیر کے لیے جائز نہیں نہ قیام نہ رکوع نہ سجدہ۔ یہی وجہ ہے کہ نماز کی قبروں میں ممانعت ہے تاکہ عباد قبور سے مشابہت نہ ہو اور جب مشابہت منع ہے تو حقیقۃً قیام یا رکوع یا سجدہ غیر کے لیے کیونکر جائز ہو گا۔

وباللہ التوفیق

[فتاویٰ اہلحدیث]

[کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص147]